خطہ جنوبی پنجاب اور سفید سونا

ہماری زراعت

نوید عصمت کاہلوں

کپاس کی فصل ملکی معیشت اور کاشتکار کی خوشحالی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان دنیا میں کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے چوتھے، روئی کی کھپت، دھاگے اور کپڑے کی صنعت میں تیسرے، دھاگے اور کپڑے کی برآمدات میں بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہے۔ اس فصل کی بدولت ملک کی پارچہ بافی کی صنعت، روئی بیلنے، تیل نکالنے اور گھی بنانے کے کارخانے رواں دواں ہیں۔ ملکی برآمدات میں روئی اور اس کی مصنوعات کا 65 فیصد حصہ ہے، جس سے ملک کو کثیر زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 60 فیصد ملکی آبادی کپاس کی فصل کی کاشت، برداشت اور اس کی مصنوعات کی تیاری و برآمدات میں بالواسطہ یا بلاواسطہ منسلک ہے۔ اگر سال 2011-12 میں پاکستان کی تاریخ میں اس فصل سے ایک کروڑ 47 لاکھ 80 ہزار گانٹھیں حاصل ہوسکتی ہیں تو اب بھی اتنی پیداوار لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، کاشتکاروں کی محنت اور محکمہ زراعت اور پرائیویٹ سیکٹر کی نیک نیتی اور تندہی سے جدید پیداواری ٹیکنالوجی بارے رہنمائی اہم کردار ادا کرے گی۔ جب ہم پاکستان کی کپاس کی کل پیداوار میں پنجاب کے حصے کا ذکر کریں گے تو یہ تقریباً 74 فیصد ہے جبکہ پنجاب سے صرف تین ڈویژنز ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان میں 49 لاکھ ایکڑ رقبہ پر کپاس کاشت ہوتی ہے اور پورے پنجاب میں امسال 55 لاکھ 6 ہزار ایکڑ رقبہ پر کپاس کی کاشت ہوئی ہے۔ اس طرح جنوبی پنجاب کے تین ڈویژنز کا کل کاشتہ رقبہ میں حصہ 90 فیصد ہے اور اسی طرح پیداوار میں بھی 90 فیصد سے زائد جنوبی پنجاب کے ان تین ڈویژنوں کے 11 اضلاع سے کپاس کی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس خطے کی ملکی معیشت میں اعانت کا اندازہ لگائیں تو کپاس جو کہ ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اس کی تقریباً 90 فیصد سے زائد پیداوار ان تین ڈویژنز سے حاصل ہوتی ہے۔ موجودہ سیکرٹری زراعت پنجاب محمد محمود نے کپاس کی اہمیت کے پیش نظر اس خطے میں بکثرت دوروں کا سلسلہ شروع کیا ہے، جس کی نظیر اس سے پہلے کبھی نہیں ملتی۔ اس خطہ کی خوش قسمتی ہے کہ سیکرٹری زراعت کپاس کے کاشتکاروں کی خدمت، خوشحالی، حوصلہ افزائی اور رہنمائی میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ صوبائی وزیر زراعت محمد نعیم اختر خان بھابھہ کا تعلق بھی اسی خطہ سے ہے اور وہ خود بھی کپاس کے عملی کاشتکار ہیں اور کاشتکاروں کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اگر اس خطے میں کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھے گی تو نہ صرف یہ خطہ بلکہ پورا ملک خوشحال ہوگا۔ کپاس کی کاشت اور پیداوار میں بہتری کی بدولت یہ خطہ دنیا کے نقشے پر بھی سفید سونا کی پہچان بن کر ابھرے گا۔ موجودہ سیکرٹری زراعت اس خطے کو کاٹن ویلی بنانا چاہتے ہیں جس کیلئے انہوں نے زیادہ تر وسائل کا رخ کپاس کی پیداوار اور کوالٹی میں بہتری کیلئے اس خطے کے کاشتکاروں کی طرف موڑ دیا ہے۔ اگر ہم اس خطے میں کاشت ہونے والی دوسری فصلوں کا ذکر کریں تو اہم فصلات میں گندم، کماد، دھان، سرسوں، رایا، توریا، مکئی، چارہ جات، دالیں، باغات اور سبزیات وغیرہ شامل ہیں۔ کماد کی فصل جہاں دونوں نہری اور زمینی پانی کے ضیاع کا باعث بنتی ہے وہیں ساتھ والے کھیتوں میں کاشتہ کپاس کی بڑھوتری اور پھول ڈوڈی لگنے کے عمل کو بھی متاثر کرتی ہے۔ کیونکہ کماد کی فصل کے قریب زیادہ نمی کی وجہ سے کپاس کی فصل پر کیڑے اور بیماریاں زیادہ حملہ آور ہوتی ہیں اور پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ کپاس ایسی فصل ہے جس کی پیداوار کو جس وقت اور جب چاہیں آسانی سے فروخت کرکے ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں کیونکہ یہ نقد بکنے والا سودا ہے۔ حکومت پنجاب کپاس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کیلئے بھی بھرپور کوششیں کررہی ہے۔ موجودہ انتظامی سیکرٹری زراعت پنجاب محمد محمود نے کاشتکاروں کی فلاح کے متعدد منصوبہ جات متعارف کرانے کے نئے باب رقم کیے ہیں۔ جن میں صرف کپاس کے کاشتکاروں کیلئے جو منصوبے متعارف کروائے ہیں ان میں چند ایک کا ذکر کرنا اشد ضروری ہے۔ 5 ارب روپے کی خطیر رقم سے کپاس کے اچھے بیج اور اعلیٰ اقسام کی تیاری کا منصوبہ، 6 کروڑ روپے کی لاگت سے بارشوں کے پانی سے فصل کو محفوظ بنانے کا منصوبہ، 15.3 ملین روپے کی لاگت سے کاشتکاروں کو ہر گاؤں میں ترقی دادہ کپاس کے بیج کی مفت فراہمی، 96.232 ملین روپے کی لاگت سے گلابی سنڈی کے تدارک کیلئے مفت پی بی روپس مہیا کرنے کا منصوبہ، ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان ڈویژنز کے کل 11 اضلاع میں 335.82 ملین روپے کی خطیر رقم سے کپاس کی کوالٹی بہتر بنانے کا منصوبہ، جس کے نتیجہ میں کپاس کی آلائشوں سے پاک صاف چنائی کے ذریعے کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ، کپاس کی پریمیم پرائس، جنرز کیلئے بہتر قیمت اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کیلئے اچھی کوالٹی کا فائبر حاصل ہوگا۔ اس منصوبہ کے تحت ان تین ڈویژنز کے 758 گاؤں میں 50 چنیاں فی گاؤں، 3794 ریڑھوں اور 2274 ٹرالیوں کیلئے سوتی کپڑے کی چادریں / پلیاں / ترپالیں مفت فراہم کی جائیں گی۔ کپاس کی 70 سالہ تاریخ میں پہلی بار کسی بھی حکومت کی جانب سے کپاس پیدا کرنے والے 20 اضلاع میں پیداواری مقابلہ جات کرائے جارہے ہیں۔ نیز محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت پنجاب کی قیادت میں تمام ممکنہ وسائل کے ساتھ اس خطے کے کپاس کے کاشتکاروں کے ساتھ کھڑے ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے کاشتکار حکومتی سہولیات سے بھرپور استفادہ کریں۔ کپاس کی فصل کی بہتر نگہداشت سے پیداوار اور کوالٹی میں اضافہ کو یقینی بنائیں اور اس خطے کا نام نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں روشن کریں۔